فہرست کتب مفت طلب کریں

جورو نامہ فارغ



۱۹۳۲ء

حسب فرمائش

منیجر اسٹار بک ڈپو نمبر ۴ لوئر سرکولر روڈ کلکتہ

باہتمام اختر محمد غنی حیدرآبادی

ستارہ ہند پریس کلکتہ میں چھپا

طبع اول پانچ ہزار

شوہر کی شکایت

ایک شخص نے آج آن کر کی مجھ سے یہ فریاد
میں کیا کروں کچھ آپ ہی فرمایئے ارشاد

فارغ میاں جورو نے مجھے کر دیا برباد
میں نے کہا بھائی مجھے اک شعر تو ہے یاد

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

پھر کہنے لگا ایسے دکھاتی ہے چلتر
میں ہاتھ اُٹھاؤں تو وہ مارے ہے دوہتڑ

تو کہنے کے سنگ گالیاں دیتی ہے بہتر
کئی روز ہوئے سر میں مرے مارا ہے پتھر

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

جب دیکھتا ہوں اٹھکو نسے منہ دھوتے ہیں بچے
میں پوچھتا ہوں خیر ہے کیوں روتے ہیں بچے

راتوں کو بھی جگتے ہیں نہیں سوتے ہیں بچے
کہنے پہ مرے کہتی ہے کیوں ہوتے ہیں بچے

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

میں نے کہا بی بی ذرا بچوں کو چپاؤ
میں نے کہا اٹھکر کے ذرا کھانا پکاؤ

کہنے لگی چپ ہو رہے کیا راہ بتاؤ
کہنے لگی کیا خاک ہے کچھ ناج تو لاؤ

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

میں ہنستا ہوں وہ کہتی ہے مت دانت نکالے
اب تونے بھی کچھوے کی طرح ہاتھ نکالے
بیہودہ کوئی منھ سے نہ مت بات نکالے
چل دور خدا گھر سے یہ آفات نکالے

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

١٦٩٨٨

کل گیارہ بجے رات کو ہمسائے سے لڑکر
میں نے کہا مت جاؤ چلی اُو اوتر کر
ہوتے ہی صبح میکے چلی ڈولی میں چڑھکر
غصہ سے کہا دور موے مت کر بڑبڑ

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

اس جورو کے غم نے تو مجھے کر دیا بیمار
میں خوب سمجھتا ہوں کہ ڈالیگی مجھے مار
بیمار بھی ہوں کیسا تپ دق کا ہے آزار
میں ڈرتا ہوں اور پڑھتا ہوں اس شعر کو ہر بار

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

افسوس کہ ہم پڑ گئے جورو کی ہوس میں
اب آن پڑے ہیں بڑے صیاد کے بس میں
الو کی طرح پھنس گئے اس کنج قفس میں
کیا چھوڑیگی مر جائینگے دس پانچ برس میں

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

جورو جو کوئی ایسی کرے مرد سے باتیں
ان ہاتوں پہ پھر کیوں نہ جلیں مرد کی آنتیں

ہر بات میں بگڑی ہوئی گائے کی سی ٹنٹیں
جب دوہنے بیٹھو تو جب ہی ملے ہیں لاتیں

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

یہ بات بھلا ذہن میں آئی ہے تمہارے
جورو جو خصم کو کوئی بھڑوا نہ پکارے
میں گھر میں نہیں جاتا ہوں اس خوف کے مارے
جورو تو ہے کمبخت کہیں لات نہ مارے

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

ماں باپ الگ ہو گئے آفت میں پھنسا کر
گھر لے گئے جورو کے ہمیں دولھا بنا کر
سسرال کی عورت نے یہ گھر میں بلا کر
مارا ہمیں آئینہ میں منھ اپنا دکھا کر

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

حیراں ہوں کیا آگے بڑھا دیتی ہے جورو
ماں باپ سے بھائی سے چھڑا دیتی ہے جورو
طاعت میں تو عزت کو بڑھا دیتی ہے جورو
ڈانٹو تو گدھے پر بھی چڑھا دیتی ہے جورو

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

کہتے ہیں بہت لوگ کہ بس پیر ہے جورو
جو کچھ ہے ہماری سو یہ تقدیر ہے جورو
کیا قند ہے یا شہد ہے یا شیر ہے جورو
ہر وقت اسے چاٹے ہی کیا کھیر ہے جورو

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

جوروکی محبت نے جنھیں کر دیا اندھا
کہنا مرا مانو کہ میں ناچیز ہوں بندا

دیکھو انھیں پھرتے ہیں وہ پکڑے ہوئے ڈنڈا
یارو بڑا ہوتا ہے بُری جورو کا پھندا

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

اس جورو چٹوری سے بس اللہ بچالے
اور روٹی پکاتے میں بھی پہلے ہی سے کھالے

جو پکتی ہوئی ہانڈی سے بوٹی کو نکالے
کہتے ہیں سبھی مجھ سے یہی دیکھنے والے

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

بچوں کے لیے چیز جو کچھ رکھتا ہوں لاکر
میں کہتا ہوں تو کہتی ہے انگلی کو نچاکر

کھا لیتی ہے اس چیز کو بچوں سے چھپاکر
بیٹھی ہوں ابھی پوچھ لے بچوں کو بلاکر

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

اک اور بُری رکھتی ہے کتیا کی سی عادت
اور دوسرے کرتی ہے امانت میں خیانت

اک روز میں نہ گھر آؤں تو کر دیتی ہے آفت
اس بیحیا عورت پہ ہے شیطانکی لعنت

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں
اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

میں کیا کہوں بچوں کے سو کرتی ہے تماشے
ہر وقت یہ کرتا ہوں میں فریاد خدا سے

کھانے کے لیے ریوڑیاں مانگے ہے بتاشے
اللہ بچا مجھ کو تو اب ایسی بلا سے

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں دس میں

اللہ کسی کو نہ کرے جورو کے بس میں

بیوی کی شکایت

تم سن چکے سب لوگ یہ شوہر کی حکایت
حاجی میاں کرتے نہیں کچھ اس کو ہدایت
پھر مجھ سے یہ کی اُن کے بی بی نے شکایت
میں نے کہا خالق کی ہدایت ہی کفایت

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا
سمجھا وے اُسے کون جو ہو اُلو کا پٹھا

کہنے لگی بازار کو جب جاتا ہے بھڑوا
دن بھر تو نہیں شب کو کہیں آتا ہی بھڑوا
ذلے کے قرض چیزیں وہاں کھاتا ہی بھڑوا
آتا ہے تو ہر بات پہ چلاتا ہے بھڑوا

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا
سمجھا وے اسے کون جو ہو اُلو کا پٹھا

کل میں نے صبح دال کے سنگ بھات پکایا
وہ لقمے اُٹھاتا تھا کہ تو چولہے میں آیا
چولہے کے کنے بیٹھ گیا کھانے کو کھایا
بس کر دیا اک لحظہ میں ہانڈی کا صفایا

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہی نہیں ٹھٹھا
سمجھا وے اُسے کون جو ہو اُلو کا پٹھا

ہاں ایک دفعہ مجھ سے کہا تو بھی تو کھالے
میں نے کہا بچوں کو تو باہر سے بلالے
اور آپ اسی طرح اُٹھاتا تھا نوالے
بولا کہ تو بچوں کے لئے اور پکالے

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا
سمجھا وے اسے کون جو ہو اُلو کا پٹھا

پھر پوچھا کچھ اور ہیں دو چار نوالے
اس نانے خصم کو تو خدا جلد بلالے
میں نے کہا بھوکا ہے تو تو مجکو تو کھالے
یا گھر سے مجھے اس کے خدا جلد نکالے

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا
سمجھاوے اسے کون جو ہو الو کا پٹھا

لاتا ہے نہ وہ پان نہ تمباکو نہ چھالی
میں کہتی ہوں تو دیتا ہے بھڑوا مجھے گالی
آجائے کوئی گھر پہ اگر ساس کہ سالی
کیا جان خدا نے مری آفت میں ہے ڈالی

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا
سمجھاوے اُسے کون جو ہو الو کا پٹھا

اور گوشت جو لاتا ہے تو گن لیتا ہے بوٹی
میں کیا کہوں جب بیٹھتا ہے کھانے کو روٹی
پھر بیٹھ کے چاقو سے اُسے کرتا ہے چھوٹی
کھاتا ہے اُسے ہوتی ہے جو موٹی سی بوٹی

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا
سمجھاوے اُسے کون جو ہو الو کا پٹھا

لاتا ہے کبھی ناج تو کہتا ہے کہ پیجو
غیرت ذرا اس کے نہیں ہے دھوئی عزیزو
چھ آنے کا لایا ہوں یہ دس روز کو لیجو
چرکیں ذرا منھ میں تم اس بھڑوے کے لیجو

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا
سمجھاوے اُسے کون جو ہو الو کا پٹھا

جو دیکھتا ہے اس کو نہیں کہتا ہے اچھا
سینے پہ تو ہر وقت چڑھا رہتا ہے بچا
جو کھانا پکاتی ہوں تو بتلاتا ہے کچا
گودی میں لیے پھرتی ہوں جیسے کوئی زچا

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا

سمجھاوے اُسے کون جو ہو اُلو کا پٹھا

پھرتا ہے موا ایسا بنا چھیل چِکنیا	اور شکل جو دیکھو تو کہو بھنگی کمینا
جورو کے کنے دیکھو تو ہے ایک اوڑھنیا	اور دوسرے پیوند کی ہوں پہنے متنیا

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہی نہیں ٹھٹھا
سمجھاوے اُسے کون جو ہو اُلو کا پٹھا

میں ایسے موے کی کبھی گھر میں نہ رہونگی	ہر روز کی آفت کو بھلا کیسے سہونگی
اک لحظہ کی مہماں ہوں زہر کھا کے مرونگی	خاوند میں اب جا کے کوئی اور کرونگی

عورت تو بڑی چیز ہے کچھ ہے نہیں ٹھٹھا
سمجھاوے اُسے کون جو ہو اُلو کا پٹھا

اے دوستو فارغ نے لکھے ہیں جو اشعار	خاوند سے جو روٹھی میاں بی بی سے بیزار

فسانۂ خورشیدی

یہ بھی مقبول عام افسانہ ہے جس میں نواب آسمان جاہ اور خورشیدی بیگم کے عشق و محبت کی داستان ہے۔ افسانہ ایسا پر لطف ہے کے بار بار پڑھنے کی خواہش ہوتی ہے زبان نہایت سلیس اور جابجا محاورے درج ہیں۔ یہ کتاب اسقدر مقبول ہوئی کے ابتک کئی بار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے۔

کاغذ نہایت چکنا اور صاف کتابت اور چھپائی دیدہ زیب ٹائٹل سہ رنگ مجلد پارچہ خوشنما عا/ محصول ڈاک ایک جلد کے لیے ۶ر دو جلد کے لیے ۹ر

مکمل فہرست کتب ایک کارڈ لکھکر مفت طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ۔ اسٹار بک ڈپو نمبر ۴۲ لوئر سرکلر روڈ کلکتہ